ڈاکٹر محمد امتیاز
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اُردو
سرحد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور

اُردو اور ترکی الفاظ کی تشکیل

Urdu language descends from Indo-European languages while the Turkish language from Taurani language. As for as categorization of languages is concerned; Urdu has been placed as Inflectional and Amalgamative language while Turkish has been as Agglutinating, but in spite of the difference of their categories theses languages have phonetics and semantics links. In addition, they have common grounds in structures (Morphology), too. This research article searches the same common grounds.

دنیا کی زبانوں میں اختلاف کی کثرت ایک قدرتی امر ہے۔ تاہم ماہرینِ لسانیات نے دنیا کی زبانوں کی گروہ بندی دو طرح سے کی ہے۔(۱) خاندان کے اعتبار سے (۲) بناوٹ / ساخت کے اعتبار سے۔

اُردو کا تعلق ہند یورپی/ آریائی [1] خاندان سے ہے اور ترکی کا تورانی خاندان سے۔ زیرِ نظر مضمون میں اُردو اور ترکی الفاظ کی تعمیر اور تشکیل کا جائزہ مقصود ہے اس لیے دونوں زبانوں کے خاندانوں کے بحث سے صرفِ نظر کرتے ہوئے'' بناوٹ یا ساخت''، کے مباحث تک اس کو محدود کیا جاتا ہے تا کہ مضمون کے سمجھنے میں آسانی رہے۔

بناوٹ کے اعتبار سے گروہ بندی:

اس وقت دنیا میں جتنی بھی زبانیں اپنے وجود کو برقرار رکھے ہوئے ہیں بناوٹ یا ساخت کے اعتبار سے ان کو ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے تین [2] اور ڈاکٹر سہیل بخاری نے چار گروہوں [3] میں تقسیم کیا ہے:

(۱) افتراقی گروہ (۲) ترکیبی گروہ (۳) اشتقاقی گروہ (۴) تحلیلی گروہ

ا۔ افتراقی گروہ یا جامد (Isolating):

افتراقی یا جامد گروہ کی زبانوں کو تجریدی زبانیں بھی کہا جاتا ہے۔ اس گروہ سے تعلق رکھنے والی زبانوں کے الفاظ زیادہ تر جامد (Fixed) ہوتے ہیں اور ان سے مزید الفاظ نہیں بنائے جا سکتے ہیں۔ ان زبانوں کے تمام الفاظ الگ الگ ہوتے ہیں۔ بناوٹ کے لحاظ سے ان میں سے ہر ایک مکمل اکائی ہوتا ہے جس کا دوسرے سے کوئی تعلق نہیں

ہوتا۔ یعنی اس کا ایک لفظ دوسرے سے نہیں بنتا نہ اس کے الفاظ کے ساتھ سابقے یا لاحقے اور خاتمے لگائے جا سکتے ہیں۔[۴] ایسی زبانوں میں ایک لفظ کے کئی معنی ہوتے ہیں اور معنی کا تعین بیشتر الفاظ کے سیاق وسباق اور لفظ کے ادا کرنے میں لہجے کے اُتار چڑھاؤ پر منحصر ہے۔ اس کی مثال چینی زبان ہے۔ اس میں ایک ہی لفظ کو لہجے کے اُتار چڑھاؤ سے چھے مختلف صورتوں میں ادا کیا جاسکتا ہے اور ہر صورت میں لفظ کے ایک نئے معنی پیدا ہو جاتے ہیں اور ان مختلف معنوں میں کوئی معنوی تعلق یا ربط نہیں ہوتا۔[۵] چینی زبان کے ہزاروں الفاظ ایک دوسرے سے الگ تھلگ اور جداگانہ وجود رکھتے ہیں۔

۲۔ ترکیبی گروہ (Agglutinating):

اس گروہ کی زبانوں میں حسبِ ضرورت سابقوں اور لاحقوں کی مدد سے نئے الفاظ بنائے جاسکتے ہیں۔ اس کے باوجود مرکب لفظ کا ہر جزو اپنی اپنی جگہ بدستور قائم رہتا ہے کہ جب چاہیں اسے آسانی سے الگ کرلیں۔ اس کی بڑی مثال ترکی زبان ہے۔ مثلاً قلم (Kalem) واحد ہے اس کی جمع ''قلم لر'' (Kalemlar) ہے۔ یعنی ''لر'' کے اضافے یا لاحقے سے لفظ جمع میں بدل گیا۔ یا ''چائے'' سے ''چائے دان لک' (چائے دانی)۔ اسی طرح لفظ شیشہ کی مثال دیکھیے:

شیشہ (بمعنی بوتل، واحد)، شیشہ لر (بوتلیں، جمع)، شیشہ لرم (میری بوتلیں)، شیشہ لرمز (ہماری بوتلیں)، شیشہ لرنز د (تمھاری بوتلیں، مذکر)۔[۶]

۳۔ اشتقاقی گروہ یا امتزاجی زبانیں(Amalgamative):

اشتقاق کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں۔ مثلاً: (الف)۔ سابقوں اور لاحقوں کے استعمال سے الفاظ بنانا۔ اور (۲)۔ خود اصل مصدر یا مادے کی ساخت میں تبدیلی سے الفاظ بنانا۔[۷] اس گروہ سے تعلق رکھنے والی زبانوں میں لفظ کے اصل مادے کو برقرار رکھتے ہوئے اضافوں کے ذریعے سے نئے الفاظ بنائے جاتے ہیں۔ ان زبانوں میں اشتقاق کثرت سے ہوتا ہے۔ یعنی لفظ کے درمیان میں یا آگے یا پیچھے اضافوں سے الفاظ بنائے جاتے ہیں۔ اشتقاق میں سابقوں اور لاحقوں سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ اس گروہ میں اصواتِ علّت بدل کر کئی ایک لفظ بنائے جا سکتے ہیں۔ لیکن تین چار حروف صحیحہ مشترک رہتے ہیں۔ جنھیں مادہ کا نام دیا جاتا ہے۔ چنانچہ لفظ اس طریقہ سے بدلا جاتا ہے کہ اس کے اصل میں کوئی کمی نہ آنے پائے۔ مثلاً عربی کے مادے ''س، ک، ن' سے سکون، ساکن، مسکین، مسکونہ، اور ان کی جمعیں وغیرہ کتنے ہی الفاظ تیار ہوئے۔ لیکن ان سب میں تینوں حروف یعنی ''س، ک، ن' برابر موجود رہے۔ عبرانی، عربی، آریائی، وغیرہ اور تمام

آسامی زبانیں اسی گروہ میں شمار ہوتی ہیں۔[۸]

۴۔ تحلیلی گروہ یا تصریفی زبانیں (Inflectional):

اس گروہ سے تعلق رکھنے والی زبانوں میں مادہ بھی ہوتا ہے اور اس پر سابقے اور لاحقے وغیرہ بھی لگائے جاتے ہیں۔ لیکن مرکب الفاظ میں ایسی تبدیلی کی جاتی ہے کہ لفظ مختصر ہو جاتا ہے اور اس کے اجزاء کی بنیادی شکل برقرار نہیں رہتی۔ ان تمام مراحل سے گزرنے کے باوجود مادہ قابلِ شناخت رہتا ہے۔ برصغیر پاک و ہند کی تمام زبانیں اور تمام مغربی زبانیں اسی گروہ سے تعلق رکھتی ہیں۔

اُردو اور ترکی الفاظ کی تشکیل:

اُردو کا تعلق اشتقاقی اور تحلیلی گروہ سے ہے اور ترکی زبان کا ترکیبی گروہ سے۔ پر بعض مقامات پر ترکی اشتقاقی گروہ سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ آگے مضمون میں یہ بات مثالوں سے استناد تک پہنچ جائے گی۔

اُردو اور ترکی کے لفظی سرمائے پر نظر ڈالنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دونوں زبانوں نے عربی اور فارسی کے الفاظ سے اپنا خزانہ بھرا ہے۔ اُردو اور ترکی دو مستقل اور قائم بالذات زبانیں ہیں۔ وہ انفرادی خصوصیات بھی رکھتی ہیں اور مشترک صفات بھی۔ الفاظ کی تعمیر و تشکیل میں دونوں زبانوں کے مابین اختلاف بھی ہے اور اتحاد بھی۔ چوں کہ دونوں کا تعلق دو مختلف گروہوں سے ہے اس لیے اختلاف ایک قدرتی امر ہے۔ ہاں دونوں زبانوں نے عربی اور فارسی سے الفاظ کا خزانہ بھرا ہے اس لیے اتحاد اور اشتراک کا ہونا بھی ایک قدرتی امر ہے۔

تشکیلِ الفاظ دو طریقوں سے عمل میں آتی ہے: (۱) بذریعہ اشتقاق (۲) بذریعہ ترکیب

۱۔ بذریعہ اشتقاق: مشتق الفاظ فعلی یا اسمی مادے میں تغیر و تبدل سے بنتے ہیں۔

۲۔ بذریعہ ترکیب: مرکب الفاظ دو لفظوں کو پہلو بہ پہلو رکھ کر بنائے جاتے ہیں۔

اُردو اور ترکی میں لفظی تشکیل کے یہ دونوں طریقے کثرت سے برتے جاتے ہیں، اور ایسے بے شمار الفاظ ملتے ہیں جو دونوں زبانوں میں ایک ہی قاعدے سے بنتے ہیں۔ مثلاً اُردو میں، کتاب سے کتابیں اور ترکی میں:

kitap سے kitaplar (کتاب، کتاب لر)

یہاں یہ بات ملحوظِ خاطر رہے کہ الفاظ کا مطالعہ تو علمِ صرف کا حصّہ ہے لیکن یہاں صرف اُردو ترکی میں لفظ سازی پر چند بنیادی باتیں پیشِ خدمت ہیں۔

i۔ اُردو ترکی میں لفظ سازی بذریعۂ اشتقاق:

اس بحث کے تحت ایسے الفاظ [9] پیش کیے جائیں گے جو کسی حرف یا علامت کے حذف و اضافہ یا کسی سابقہ یا لاحقہ کے لگانے سے بنتے ہیں۔کوشش یہ ہوگی کہ ایسے الفاظ پیش کیے جائیں جو دونوں زبانوں میں معنوی لحاظ سے مشترک ہوں، تاکہ بات کے سمجھنے میں آسانی رہے۔لیکن جہاں پر ایسا کوئی لفظ نہیں ملے گا جو مشترک ہوتو پھر دونوں زبانوں کا اپنا اپنا لفظ دیا جائے گا لیکن اُس میں اشتقاقی صفت مشترک ہوگی۔[10]

(الف) اُردو اور ترکی میں مصدر بنانے کا قاعدہ ایک جیسا ہے۔اُردو میں علامتِ مصدر ''نا'' ہے اور ترکی میں "Mek , Mak" ہے۔مصدر سے علامتِ مصدر گرا دینے کے بعد اصل مادہ رہ جاتا ہے۔ جسے حاصلِ مصدر کہتے ہیں اور بطور اسم استعمال ہوتا ہے۔حاصلِ مصدر، مادہ مصدر بھی کہلاتا ہے۔اور اس سے تمام افعال بنائے جاتے ہیں۔ یہ مادہ مصدر ہی صیغہ مفرد اور حاضر ہوتا ہے۔مثلاً ذیل کے الفاظ دیکھیے۔اُردو مصادر اور مادہ مصادر کے سامنے ترکی زبان کے مصدر اور مادہ مصدر بھی دیے گئے ہیں:

ترکی		اُردو	
Turkçe mastar	**Madde mastar**	مصدر	اُردو
inmek	in	اُتر	اُترنا
Gelmek	Gel	آ	آنا
BÖlmek	BÖl	بانٹ	بانٹنا
çalmak	çal	بجا	بجانا
Korumak	Koru	بچا	بچانا
Yapmak	Yap	بنا	بنانا
Serpmek	Serp	بکھیر	بکھیرنا
Bozmak	Boz	بگاڑ	بگاڑنا
Kaymak	Kay	پھسل	پھسلنا
Atmak	At	پھینک	پھینکنا
Gitmek	Git	جا	جانا
Yazmak	Yaz	لکھ	لکھنا

(ب)　اُردو اور ترکی میں اسم سے صفت اور صفت سے اسم بنانے کا قاعدہ ایک ہے۔ عربی کلموں سے صفت بناتے وقت اردو اور ترکی میں باہم اشتراک ہے۔ اُردو میں اسم کے آخر میں یائے معروف ''ی'' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جبکہ ترکی میں "i" کا۔ مثلاً ذیل کے الفاظ دیکھیے:

isim	Sifat	صفت	اسم
Tarih	Tarihi	تاریخی	تاریخ
Teblig	Tebligi	تبلیغی	تبلیغ
ilim	ilmi	علمی	علم
Amel	Ameli	عملی	عمل
Bâtín	Bâtiní	باطنی	باطن

(ج) اُردو اور ترکی میں صفت سے اسم بنانے کا طریقہ بھی ایک جیسا ہے۔ اُردو میں صفت کے ساتھ یائے معروف ''ی'' کا اضافہ کیا جاتا ہے جبکہ ترکی میں Luk, Lük, Lik کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اور صفت سے اسم بن جاتا ہے۔ مثلاً ذیل کے الفاظ دیکھیے:

Turkça　ترکی		Urduca　اُردو	
isim	sifat	صفت	اسم
Chail	Cahilik	جہالت	جاہل
Hasta	Hastalik	بیماری	بیمار
Logusa	Logusalik	زچگی	زچہ
Sair	Sairlik	شاعری	شاعر
KÖtü	KÖtülük	برائی	بُرا
Ucuz	Ucuzluk	ارزانی	ارزاں

(د): اُردو اور ترکی میں لاحقوں سے اسم بھی بنائے جاتے ہیں۔ اُردو میں اسم کے آخر میں ہمزہ اور یائے معروف ''ی'' کا اضافہ کیا جاتا ہے اور بعض اوقات دوسرے حروف کا۔ جبکہ ترکی میں ci اور çi'' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً ذیل کے الفاظ بطور نمونہ دیکھیے:

اُردو Urduca		Turkça ترکی	
اسم	اسم	isim	isim
ڈاک	ڈاکیا	Postaçi	Posta
تاریخ	تاریخ دان	Tarihçi	Tarih
حلوہ	حلوائی	Sekerçi	Seker
توپ	توپچی	Topçu (Topçi)	Top
جھوٹ	جھوٹا	Yalanci	Yalan
خدمت	خدمت گار	Hizmatçi	Hizmat
فن/صنعت	صنعت کار	Sanatçi	Sanat
کار	کارکن	isçi	is

(ہ) اُردو اور ترکی میں اسم صفت بنانے کا طریقہ بھی ایک جیسا ہے۔ اُردو میں لفظ کے آخر میں اکثر یائے معروف ''ی'' اور بعض اوقات دوسرے حروف کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ ترکی میں اسم صفت بناتے وقت li, lu, lü کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ ذیل کے الفاظ بطور نمونہ ملاحظہ کیجیے:

اُردو (Urduca)		(Turkça) ترکی	
اسم	صفت	sifat	isam
پہاڑ	پہاڑی	Dagli	Dag

Yara	Yarali	زخمی	زخم
San	Sali	شاندار	شان
Keder	Kerderli	غمگین	غم
Gül	Gülrenkli	گلابی	گل

ii۔ اُردو ترکی میں لفظ سازی بذریعہ ترکیب:

اکثر زبانوں میں لفظ کی تشکیل میں مرکبات یا تراکیب کا بھی سہارا لیا جاتا ہے۔ ترکیبی صورت میں دو لفظوں یا علامات کو ملا کر ایک نیا لفظ تشکیل دیا جاتا ہے پھر وہی ترکیبی لفظ معنی میں وسعت پیدا کر دیتا ہے۔

اُردو ترکی میں ترکیب کے ذریعے لفظ سازی کے بعض طریقے ایک جیسے ہیں۔ دونوں زبانوں میں دو مستقل بالذات لفظوں کو پہلو بہ پہلو رکھ کر ایک مرکب لفظ جو بمنزلۂ مفرد ہوتا ہے، بنا لیا جاتا ہے۔

ذیل میں مختلف قسم کے کچھ مرکب الفاظ، جو دونوں زبانوں میں مشترک ہیں بطور نمونہ پیش کیے جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے بعض مقامات پر صوتی اختلاف ہو اور یا لفظ میں معمولی سا ردّ و بدل بھی ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دونوں زبانوں کے مرکب لفظ ظاہری صورت میں ایک دوسرے سے مختلف ہو لیکن معنوی لحاظ سے ایک ہو۔ لہٰذا ان تمام صورتوں کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے۔ ہاں جہاں تراکیب میں اجنبیت ہوگی وہاں توضیح کی جائے گی۔

ترکی مرکب الفاظ	اُردو مرکب الفاظ	ترکی مرکب الفاظ	اُردو مرکب الفاظ
Hilebaz	حیلہ باز	icazetname	اجازت نامہ
Haberdar	خبردار	istifaname	استعفیٰ نامہ
Huluskar	خلوص کار	Ehlibeyt	اہلِ بیت
Darshane	درس خانہ	Abuhava	آب و ہوا
Regarenk	رنگا رنگ	Afetzede	آفت زدہ
Salname	سالنامہ	Baruthane	بارودخانہ
Sikamperver	شکم پرور	Baba can	بابا جان
Katliam	قتل عام	Bilmukable	بلا مقابلہ
Kalemtaras	قلم تراش	Biçare	بے چارہ

Misafirhane	مسافر خانہ	Tahripkar	تخریب کار
Nasibedar	نصیب دار	Hazir Cevap	حاضر جواب
Bihaber	بے خبر	Hemsehri	ہم شہری

لفظ سازی کی ترکیبی صورت میں ایک طریقہ سابقوں اور لاحقوں کا بھی ہے۔ اُردو اور ترکی میں بہ طرزِ فارسی اور عربی سابقوں اور لاحقوں کی مدد سے مرکب الفاظ بنائے جاتے ہیں۔ ذیل میں چند سابقے اور لاحقے پیش کیے جا رہے ہیں جو دونوں زبانوں میں مشترک ہیں۔ ان الفاظ کے پیش کرنے کا طریقہ یہ ہوگا کہ قوسین میں ترکی لفظ دیا جائے گا۔

مرکب الفاظ	سابقہ/لاحقہ
ہر بار (Her Bir)، ہر دفعہ (Her Defa)، ہر روز (Her Gün)	ہر (Her)
اجازت نامہ (icazetname)، استعفیٰ نامہ (istifanama) بیان نامہ (Beyanname)، تصدیق نامہ (Tesdikname) تعبیر نامہ (Tabirname)، روزنامہ (Rozname)، سالنامہ (Salname)، سیاحت نامہ، (Seyahatname)، قرار نامہ (karaname)، شکایت نامہ (Sikayetname)، قانون نامہ (kanunname)۔	نامہ (Name)
جانثار (can feda eden)، جان باز (caníyla oynayan)، جاندار (canlí)، جان جگر (canciger)	جان (Can)
سرپوش (Baslek)، سرخوشی (Basdönmesi)، سرشار (Basdönen)، سرکش (Basarmak)	سر (Bas)
شیر خوار (Süt bebgi)، شیر مادر (Anne sütü)	شیر (Süt)
ماہ پارہ (Ay Parsasí)، ماہ تاب (Ay ísígí)، ماہ رو (Ay yüzlü)	ماہ (ay)

مرکب الفاظ:

اُردو اور ترکی نے اپنی ضرورت کے تحت مرکبات وضع کیے ہیں۔ مرکبات کا طریقہ دونوں زبانوں میں ایک جیسا ہے۔ کبھی دو اسم ملائے جاتے ہیں اور کبھی اسم کے ساتھ صفت کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ ذیل میں ایسے الفاظ پیش

کیے جا رہے ہیں جو دونوں میں معنوی لحاظ سے تو مشترک ہیں لیکن صوتی لحاظ سے ان میں فرق ہے۔ چونکہ ہماری بحث تراکیب الفاظ سے ہے اس لیے ہمیں مرکبات سے غرض ہے ہاں بعض ایک مقامات پر صوتی فرق بھی نہیں ہے۔ اس سلسلے میں ذیل کے الفاظ ملاحظہ کیجیے: جفاکش (Cefakes)، جابجا (Orada burda)، خبردار (Haberdar)، حب الوطنی (Vatan sevigsi)، جاگیردار (Toprak agasí)۔

اُردو اور ترکی میں بعض مرکب الفاظ محاورۃً، حقیقتاً یا مجازاً مستعمل ہیں اور ترکیبی صورت میں اپنے سیاق و سباق میں معنی دیتے ہیں۔ ذیل میں چند ایسے الفاظ بطور نمونہ پیش کیے جاتے ہیں جو مذکورہ صورتوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ ملاحظہ کیجیے:

شرم دلانا (Utandrmak)، سبز باغ دکھانا (ümit vermak)، جادو چلانا (Büyü yapmak)، جادو چلنا (Büyü etki göestermek)، قید بامشقت (Agír lapis cezasi)، جاگیردار (Toprak agasi)، دلچسپ (Kalp Kermak)، دل لگانا (Asik olmak)، دل چھین لینا (Kalbini çalmak)، دیکھ بھال (Bakíp büyütme)، روزہ رکھنا (Oruç tutmak) روزہ کھولنا (Oruç açmak)، سوچ بچار (Düsünüp tasínma)، سینہ تان کر چلنا (Kasílarak yürümek)، صدر مملکت (Devlet Baskaní)، عمر بھر (Yasam boyu)، عمر دراز (Sonsuz yasam)، کوڑا کرکٹ (çerçöp)، لین دین (Alis-veris)، محبت آمیز (Sevgi dolu)، مذاق اُڑانا (Dalga Geçmek)، منہ پھٹ (Sirwri Dilli)، منہ میٹھا کرنا (tatli yemek)، ہاتھ آنا (Ele geçmek)، آٹھ پہر (Yirmi dÖrt saat, Heran)، آگ برسانا (Ates yagmak)، آنسو پی جانا (Gözyasí i çmek)، آنکھ مارنا (Göz kupmak)، آنکھیں ملانا (Gzögöze gelmak)

تکرار الفاظ:

اُردو کی انفرادی شان ہے کہ اس میں تکرار لفظی سے کلام میں نہ صرف حُسن اور ترنم پیدا ہوتا ہے بلکہ نئی معنویت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ تکرار لفظی اُردو زبان کی ایک نمایاں خصوصیات میں سے ہے۔ [۱۱] تکرار لفظی میں کسی لفظ کو دو بار استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ نہ صرف اپنی معنویت میں وسعت پیدا کر دیتا ہے بلکہ اکثر نئے معنی بھی دیتا ہے۔ جیسا کہ: باغ باغ، گھر گھر، میٹھی میٹھی، جگہ جگہ، دور دور، گرم گرم، اپنا اپنا، وغیرہ۔ مثلاً ''ساتھ'' ایک لفظ ہے۔ اس کو دو بار استعمال کرنے سے نئے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ جیسا کہ: ''ساتھ ساتھ۔ میرے ساتھ ساتھ چلو۔ کبھی کبھی آیا کرو۔ ایک ایک کر کے سب چلے گئے''۔

اُردو شعرا نے تکرار لفظی کا خوب استعمال کیا ہے جس سے ان کے کلام میں حُسن بھی پیدا ہوا ہے اور مضمون ادا کی معنویت بھی بڑھی ہے۔ مثلاً ذیل کے اشعار بطور نمونہ دیکھیے : ؎

مرے آشیاں کے تو تھے چار تنکے
مکاں اُڑ گئے آندھیاں آتے آتے

نہیں کھیل اے داغؔ یاروں سے کہہ دو
کہ آتی ہے اُردو زباں آتے آتے

جب مجرے میں بیٹھو تو اٹھو نہ جب تک
کہ اُٹھ جائیں ساتھی سب ایک ایک کر کے

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

اُردو اور ترکی میں تکرار لفظی کی صفت بھی مشترک ہے اور لفظی تشکیل میں بھی اس سے مدد لی جاتی ہے۔ مثلاً ذیل کے الفاظ دیکھیے۔ بعض ایک مقامات پر ترکی تکرار لفظی میں معمولی سا فرق بھی ہے لیکن معنوی لحاظ سے دونوں زبانوں کی یہ صفت مشترک ہے۔

پاش پاش(Param parça)، چپکے چپکے (sessizce)، رفتہ رفتہ (yavas yavas)، بار بار (Tekrer Tekrar)، ایک ایک (فرادہ فرادہ Ferada Ferada)، ہو بہو (Tipatip)۔

مرکب تابع موضوع:

وہ مرکب جس میں دونوں لفظ بامعنی ہوں۔ اس میں کبھی موضوع، متبوع سے پہلے بھی آتا ہے۔ مثلاً رگڑا جھگڑا، اس میں جھگڑا متبوع اور رگڑا تابع ہے۔ اسی طرح آمنے سامنے، آس پاس، بھول چوک کے مرکبات بھی ہیں۔ اُردو اور ترکی میں بھی اس کی اچھی خاصی تعداد مل جاتی ہے۔ جیسا کہ:

آمنا سامنا (Karsí karsíya)، آن بان/ شان و شوکت (Debdebe, san-sevket) ، آس پاس (çever, etraf)، قرب وجوار (Civar)، اِدھر اُدھر (bu tarafa o tarafa)، چاکا چاک (شور آواز)

(çakaçak)، دغدغہ، داغدغہ بمعنی مصیبت، تکلیف (Dagdaga)

اشتقاقی گروہ یا امتزاجی زبانوں کے الفاظ:

جیسا کہ مضمون کے شروع میں یہ ذکر کیا گیا تھا کہ بناوٹ کے اعتبار سے زبانوں کے چار گروہ ہیں اور اُردو کا تعلق تحلیلی گروہ یا تصریفی زبانوں سے اور ترکی کا ترکیبی گروہ سے ہے لیکن دورانِ ورق گردانی لغات سے ایسے الفاظ بھی ملے جن میں اشتقاقی گروہ یا امتزاجی زبانوں کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ مثلاً لفظ شرم کی مختلف صورتیں دیکھیے:

شرم (Utanç)، شرمانا (Utanmak) ، شرمیلا (Utangaç) شرم دلانا (Utandrmak)

شرمسار (Utanan)، بےشرم (Utanmaz)، شرمناک (Utanilacak)۔

اسی طرح لفظ ''ہنس'' کی مختلف صورتیں دیکھیے:

ہنس (Kug)، ہنسنا (Gülmek)، ہنسی (Gülüs, Gülme)۔

حاصلِ کلام یہ کہ اُردو ترکی زبانوں کا تعلق نہ صرف دو مختلف خاندانوں سے ہے بلکہ بناوٹ یا ساخت کے اعتبار سے بھی دونوں زبانیں دو مختلف گروہوں سے تعلق رکھتی ہیں لیکن پھر بھی حیران کن حد تک دونوں میں لفظ سازی کی تشکیل قریب قریب بلکہ ایک جیسی ہے۔ دونوں میں زبانوں میں اس اشتراک کی اس خصوصیت کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ دونوں زبانوں نے عربی اور فارسی سے اپنا خزانہ بھرا ہے۔ اس کے علاوہ تاریخ شاہد ہے کہ ہندوستان پر ترکوں کے لسانی روابط بھی خاصے گہرے ہیں۔

حواشی و حوالہ جات

۱۔ آریائی زبانوں کا ایک ممتاز خاندان ہے۔ اسے مختلف زبانوں میں مختلف ماہرینِ لسانیات نے مختلف ناموں سے یاد کیا ہے۔ بعض اسے صرف آریائی کہتے ہیں، بعض نے ہند آریائی کہا ہے، بعض اسے ہند یورپی اور بعض اسے ہند جرمانی کے نام سے پکارتے ہیں۔ مراد ان ساری اصطلاحوں سے ایک ایسی زبان ہے جو ماضی بعید میں اُس گروہ کی مشترک زبان تھی جسے تاریخ میں آریا کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

(بحوالہ: ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، جامع القواعد، حصہ صرف؛ اُردو سائنس بورڈ، لاہور، ۲۰۰۴ء، ص ۵)

۲۔ ابواللیث صدیقی، ڈاکٹر، نے جن تین گروہوں میں تقسیم کیا ہے وہ حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ تجریدی زبانیں ۲۔ ترکیبی زبانیں ۳۔ تخلیطی زبانیں (ایضاً، ص ۵)

۳۔ سہیل بخاری، ڈاکٹر، ''لسانی مقالات'' (حصہ سوم)، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۱ء، ص ۲۳

۴۔ ایضاً، ص ۲۳

۵۔ ابواللیث صدیقی، ڈاکٹر، جامع القواعد، حصّہ صرف؛ اردو سائنس بورڈ، لاہور،۲۰۰۴ء، ص۴

۶۔ ایضاً، ص۴

۷۔ ایضاً، ص۴۹۱

۸۔ سہیل بخاری، ڈاکٹر، ''لسانی مقالات'' (حصّہ سوّم)، ص۲۴

۹۔ بقیہ مضمون میں جو الفاظ و تراکیب بطور نمونہ پیش کیے گئے ہیں وہ مندرجہ ذیل لغت کی ورق گردانی کر کے تلاش کیے گئے ہیں۔ لہٰذا ہر جگہ اُن کے حوالے کی ضرورت نہیں۔ جن لغات سے استفادہ کیا گیا ہے یہاں پر صرف اُن کے نام پیش کیے جاتے ہیں:۔

الف۔ اُردو ترکی لغت مرتبہ: ڈاکٹر محمد صابر، ترقی اردو بورڈ، کراچی، ۱۹۶۸ء

ب۔ ترکی اُردو لغت مرتبہ: ظفر احسن ایبک، وازرتِ تعلیم حکومتِ پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۸۹ء

ج۔ فرہنگِ عامرہ مرتبہ: محمد عبداللہ خان خوشیگی، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد ۱۹۸۹ء

د۔ اُردو اور ترکی کے مشترک الفاظ مرتبہ: پُردل خٹک، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۷

ہ۔ اُردو ترکی لغت مرتبہ: عابدہ حنیف، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ۲۰۰۴ء

و۔ اُردو۔ ترکی لغت مرتبہ: ڈاکٹر احمد بختیار اشرف، ڈاکٹر جلال صوئیدان، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۸ء

ز۔ Red House, sözlüGü, Rizapasa Yokusu No. 50, Istanbul, 1995.

ح۔ Raibow, sözlüGü, Zambak Yayinlarí Istanbul, 2000.

۱۰۔ ۱۹۲۸ء میں مصطفیٰ کمال اتاترک نے عثمانی رسم الخط (عثمانی رسم الخط، سے مراد عربی رسم الخط ہے) کو لاطینی رسم الخط (رومن رسم الخط) میں تبدیل کر دیا تھا۔ ترکی نے اپنی ضرورت کے مطابق انگریزی حروف تہجی میں ردّو بدل کر کے حروف وضع کر لیے۔ ان میں بعض حروف کی آوازوں کی وضاحت کی جاتی ہے جن کا تعلق اس مضمون سے ہے۔

انگریزی حرف '' C '' ترکی میں '' ج'' (جیم)، کی آواز دیتا ہے۔ ''ç''، چ، (چے)، ''S''، ش، (شین)، '' K''ک، ق، اور '' H'' ح، خ، کی آواز دیتا ہے۔

۱۱۔ مولوی عبدالحق، ڈاکٹر، قواعد اُردو، سونتھ سکائی پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۱۷۱